شراب خوری

اور

جوئے بازی

کی

خرابیاں

شراب اور جوئے کی خرابیاں

انسدادِ ارتداد اور مسلمانوں کی اصلاح کے سلسلہ میں یہ رسالہ بہت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اصلی فائدہ جب ہوگا کہ اس کے مضامین پڑھنے کے بعد ہر مسلمان انسدادِ شراب نوشی اور جوئے بازی کے کام کو اپنے اوپر فرض قرار دے لے۔ اور اس کی مؤثر اور کارگر صورت یہی ہے کہ جس شخص کی نسبت ثابت ہو جائے کہ وہ شراب پیتا ہے یا جوا کھیلتا ہے اس سے ملنا جلنا اور اس کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیا جائے، اور ممکن ہو تو اسکو برادری سے اُس وقت تک کیلیے خارج کر دیا جائے جب تک کہ وہ سچے دل سے قابلِ اطمینان طریقہ پر توبہ نہ کر لے، محض نصیحت کر دینے یا اس قسم کے رسالے شائع کر دینے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

میرے مرید اور وہ رفیق جو میرے ساتھ انسدادِ ارتداد اور اصلاح کا کام کرتے ہیں یا وہ لوگ جو دوسرے ملکوں اور شہروں میں میری تحریک کی عملی خدمت انجام دیتے ہیں اُن کو لازم ہے کہ اس رسالہ کو دیکھنے کے بعد زور و شور سے یہ کام شروع کریں کہ شرابی اور جواری لوگوں کو معاشرت سے بائیکاٹ کیا جائے، مگر یہ شرط ضروری ہے کہ پہلے اچھی طرح تحقیق کر لینا چاہیے کہ جس شخص پر شراب خواری کا یا جوئے بازی کا الزام لگایا گیا ہے وہ سچ بھی ہے یا یونہی لوگوں نے عداوت سے مشہور کر دیا ہے۔

پنجاب اور ساحلی شہروں میں شراب اور جوئے کی بہت کثرت ہے سب زیادہ ان مقامات میں زور دار کام کرنا چاہیے اگرچہ ملک میں ٹمپرنس سوسائٹیاں کثرت سے ہیں مگر دباؤ نہ ہونے سے انکا اثر خاک بھی نہیں ہوتا اگر مذہبی احکام کے بموجب ہم سوشل بائیکاٹ شروع کر دیں تو اسکا بہت اچھا نتیجہ پیدا ہوگا۔ میں انسدادِ ارتداد کے سلسلہ میں اس کام کو اس وجہ سے ضروری خیال کرتا ہوں کہ مسلمان شراب اور جوئے بازی کے نشے میں مفلس و مقروض ہو جاتے ہیں، اور مفلسی و قرضداری کے باعث انکا مرتد اور بے دین بنا لینا آسان ہو جاتا ہے۔

جو لوگ شراب کے عادی ہوگئے ہیں، انکو یکدم اس خبیث کا ترک کرنا آسان نہیں ہوگا اس واسطے ایسے لوگوں پر انکی اجازت دو مہینے سے بڑھ جانا چاہیئے کہ وہ رفتہ رفتہ اسکو کم کریں یہانتک کہ وہ بالکل چھوٹ جائے۔

مصر اور عراق میں مسلمان علانیہ شراب پیتے ہیں اور کوئی اسکو عیب نہیں سمجھتا۔ اسکی وجہ محض یہ ہے کہ وہاں ابتدا میں روک تھام نہیں ہوئی۔ اگر ہم ہندوستان میں مسلسل جد وجہد کرینگے تو کم سے کم شرابخواری اور جوئے بازی کو ایسا معیوب ضرور بنادینگے کہ علانیہ شرابخواری کی جرأت وہمت کسی مسلمان کو نہ ہوسکیگی، اور دوسرے لوگ بگڑنے نہ پائینگے۔

شرابیوں اور جواریوں کے دوست اور پاس بیٹھنے والے ہیں انکو پہلے منع کیا جائے کہ وہ ایسے لوگوں سے نہ ملیں اگر مان جائیں تو بہتر ورنہ انکو بھی بائیکاٹ کیا جائے۔ بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ شرابیوں اور جواریوں سے زیادہ انپر دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ کہ آگ میں گرے ہوئے کا بچانا اتنا ضروری نہیں ہے جتنا آگ میں گرنے والوں کو آگ سے بچا لینا ضروری ہے، اس واسطے میرے رفیقوں کو اسکا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔

ترک موالات کے زمانہ میں انسداد شراب کا بڑا غل ہوا تھا، وہ لوگ نشہ کی دوکانوں پر پہرے لگاتے تھے مگر میں اسکو مفید نہیں سمجھتا، میرے خیال میں شرابیوں کا سوشل بائیکاٹ ہونا چاہیئے تاکہ دوسرے آدمی اس خوف سے شرابخواری کے پاس بھی نہ جائیں، اسکے بعد پھر دوسری منزل یہی ہوسکتی ہے جو ترک موالات کے زمانہ میں تھی جسکا میں نے ذکر کیا۔

سیندھی، تاڑی، چرس، بھنگ، چنڈو بھی اسی سلسلہ میں ہیں، انکے استعمال کرنیوالوں کو بھی بائیکاٹ کرنا چاہیئے مگر افیون کا معاملہ ابھی ذرا غور طلب ہے، کیونکہ اسمیں بہت دشواریاں ہیں، لہذا بالفعل افیون کے مسئلہ کو ملتوی رکھنا مناسب ہے۔ رفتہ رفتہ سب کچھ ہو جائیگا۔

یہ رسالہ دراصل جناب حاجی وجیہ الدین صاحب تاجر میرٹھ وممبر کونسل وائسرائے کے ایک بل کو دیکھنے کے بعد تیار کرایا گیا ہے، حاجی صاحب کونسل میں ہمیشہ نہایت مفید دینی مسائل پیش کیا کرتے ہیں۔ انسداد شراب نوشی کا بل پیش کرتے وقت انہوں نے ایک نہایت مفید مضمون تیار کیا تھا جس میں اعداد وشمار سے شراب کے نقصانات بتائے تھے۔ مجھ کو یہ رسالہ جناب مولینا عبد السلام صاحب معتمد انجمن اصلاح المسلمین گلبرگہ نے بھیجا

اور میں نے اس کو برادر طریقت مولانا عبد الغفور صاحب عابدی شاہ نظامی کے حوالہ کیا، جنھوں نے آیات کلام مجید اور احادیث نبوی کے حوالہ جات و دیگر مفید مضامین کے اضافہ سے ایک حد تک مفید بنا دیا۔ میں ان تمام حضرات کی عنایت کا ممنون ہوں +

راقم حسن نظامی

خواجہ خلوت ۔ ایمان خانہ ۔ درگاہ حضرت محبوب الہیٰ

۶ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ

دھلی

عابدی صاحب اب احکام و مسائل حج کی ترتیب میں مصروف ہیں عنقریب وہ رسالہ شائع ہو جائیگا۔ اسی طرح جو رسائل تیار ہیں ان کے نام سرورق کی پشت پر درج ہیں

---

۷۸۶ ھوالکل یامعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁

اگرچہ شراب نوشی اور جوئے بازی کے نقصانات سے ملک کا ہر ذی شعور آدمی واقف ہے تاہم بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں جن کو اگر تفصیل کے ساتھ بیان کردیا جائے تو وہ اور بھی موجب ہدایت ہونگی اس لیے میں مذہبی، سیاسی معاشرتی اور طبی حیثیت سے ان نقصانات کو واضح کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ لوگوں کے لیے مزید بصیرت کا باعث ہو سکیں۔

تحریم شراب شراب نوشی کو ہر مذہب نے ممنوع قرار دیا ہے اور اس کے مرتکب پر لعنت و ملامت کی ہے۔ رگھ وید میں لکھا ہے کہ

"ہندوستان میں جب شراب نوشی کی کثرت ہونے لگی اور گلی گلی مارپیٹ کا بازار گرم ہوگیا تو اُس زمانہ کے مصلحین نے وید میں یہ لکھا کہ" شراب چھوؤ نہیں، چکھو نہیں، سونگھو نہیں، پیو نہیں، شراب کا پینا انوچیت ہے"۔

جب لوگوں نے ایسی نرم ہدایت کو نہیں مانا تو پھر یہ سخت فقرہ بڑھایا کہ:۔

"شراب کا پینا برہمن کے مارنے کے برابر پاپ ہے"۔

اس کے بعد شنکر اچاریہ (جو بڑے رہنما اور ہادی تھے) آئے تو اُنھوں نے بھی شراب نوشی کی مخالفت اس شدت کے ساتھ کی کہ:۔

"جس برہمن کی بدھ (عقل) بھرسٹ ہوگی وہی شراب پیئے گا اور اس سے سارا کرم دھرم ناس ہو جائیگا"۔

سری کرشن جی نے بھی اپنے زمانہ میں شراب پینے والوں پر بڑی لعنت کی ہے

منو کے دھرم شاستر میں لکھا ہے کہ:۔

"اگر برہمن شراب پئے گا تو اس کا پراشچت (توبہ) یہ ہے کہ وہ کھولتے ہوئے پانی میں یا دودھ یا شراب میں اپنی خودکشی کرلے"

دوسری جگہ یہ لکھا ہے کہ:۔

"اگر کوئی برہمن، چھتری، ویش، شودر میں سے بھولکر شراب پی لے تو اُسکو دوبارہ جنیو لینے کی رسم ادا کرنی پڑیگی، اگر عورت شراب پی لے تو وہ خاوند کے پاس نہیں جاسکتی، سات پاپ معاف ہوسکتے ہیں لیکن شراب پینے کا پاپ معاف نہیں ہوسکتا"

غرض ہندوؤں کی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ان کے ہاں بھی شراب نوشی کو قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے، کوئی ہندو اپنے الہامی صحیفوں سے شراب نوشی کے جواز کا فتوے حاصل نہیں کرسکتا۔

بدھ مذہب نے نہ صرف گوشت کھانے کی ممانعت کی ہے بلکہ شراب نوشی کی بھی سخت مخالفت کی ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاں شراب نوشی کو بدترین شغل سمجھا گیا ہے۔ عہدِ عتیق کی اول کتاب سے لیکر عہدِ جدید کی آخر کتاب مکاشفات تک کوئی عیسائی نہیں دکھا سکتا کہ شراب نوشی حلال ہے۔ بلکہ جگہ جگہ یہ لکھا ہے کہ:۔ "شراب نوشی کرنے والے جہنمی ہیں" یہ جو عیسائی بیان کرتے ہیں کہ "حضرت مسیح کے آگے آخر وقت حواریوں نے جو چیز پینے کے لیے رکھی تھی وہ شراب تھی" یہ صریح بہتان ہے وہ انگور کا شیرہ تھا۔ شراب نہ تھی، غرضکہ اسلام سے پہلے دنیا کے سارے مذہبوں نے ملکر منادی کی ہے کہ "شراب حرام ہے اور اس کا پینے والا داخل جہنم ہوگا۔

اسلام میں بھی تحریم شراب سے پہلے شراب نوشی کی بڑی کثرت تھی اور اسی قسم کے نتائج ظہور پذیر ہوچکے تھے جو عموماً شرابخوار طبقہ میں دیکھے جاتے ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دو اونٹنیاں

عطا فرمائی تھیں چنانچہ انہوں نے جب حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو دعوت ولیمہ کے لیے ان اونٹنیوں پر اذخر کو جو مدینہ کی ایک گھاس ہے لاد کر لانا چاہا تاکہ اسکو فروخت کر کے ولیمہ کا سامان کریں۔ لیکن اس سے پہلے حضرت حمزہؓ سید الشہداء انصاریوں کی ایک جماعت کے ساتھ مصروف عیش و طرب تھے اور مغنیہ گا رہی تھی اُس نے یہ مصرع گایا: "الا یا حمز الشرف النواء" (ہاں حمزہ ان اونٹنیوں کو تو لینا) تو حضرت حمزہؓ اٹھے اور اونٹنیوں کا پیٹ چاک کر کے کلیجی نکال لی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اونٹنیوں پر کجاوہ کسنے آئے تو یہ حالت دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر واقعہ بیان کیا، آپ اٹھے اور حضرت حمزہؓ کے پاس آ کر ان کو ملامت کی، حضرت حمزہؓ کی آنکھیں نشہ میں سرخ ہو رہی تھیں، انہوں نے انہی مخمور آنکھوں سے آپ کی طرف دیکھا اور کہا "تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو" آپ نے یہ کلمہ سنا تو فوراً واپس چلے آئے۔

ابو داؤد کتاب الاشربہ میں ہے کہ "ایک بار ایک انصاری نے حضرت علیؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی دعوت کی جس میں شراب بھی تھی کھانے کے بعد مغرب کا وقت آ گیا اور حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی لیکن نشہ کے خمار میں کچھ کا کچھ پڑھ گئے اس پر یہ آیت اتری:۔

لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتیٰ تعلموا ما تقولون۔ { نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ جو تم کہو اُس کو سمجھ سکو۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد جب نماز کا وقت آتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ایک منادی اعلان کرتا تھا کہ کوئی شرابی نماز میں شامل نہ ہونے پائے لیکن چونکہ حرمت شراب کا یہ عام حکم نہ تھا اس لیے نماز کے سوا باقی اوقات میں لوگ بے تکلف پیتے پلاتے تھے۔ اسی زمانہ میں کچھ لوگ شراب پی کر اس قدر بدمست ہوئے کہ آپس میں مار پیٹ کی نوبت پہنچ گئی، اس پر یہ آیت اتری:۔

یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون۔

مسلمانو! یقیناً شراب اور جوا، اور بت قمار کے تیر روحانی ناپاکی ہیں اور شیطان کے کام ہیں تو تم ان سب سے باز آؤ کہ تم کو کامیابی حاصل ہو شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں میں شراب اور جوے کے ذریعہ سے دشمنی اور بغض ڈالدے اور تم کو خدا کی یاد سے اور نماز سے روکدے تو بولو اب تم باز آتے ہو؟

ان آیتوں کے نزول کے بعد شراب وجوے بازی قطعاً حرام ہو گئی اور اُسی وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے گلی کوچوں میں منادی کرادی کہ آج سے شراب حرام ہے گو عرب مدت سے شراب نوشی کے عادی تھے مگر قرآن مجید کے احکام نے ان کے دلوں میں شراب سے فوراً نفرت بٹھادی اور انہوں نے یک لخت اس قبیح عادت کو ترک کردیا۔

صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جس دن شراب حرام ہوئی ہے میں ابو طلحہؓ کے گھر میں ساقی گری کی خدمت انجام دے رہا تھا، اس حالت میں منادی کی آواز کان میں آئی۔ ابوطلحہؓ نے مجھ سے کہا کہ گھر سے نکل کے دیکھو تو، میں اپنے گھر سے نکلا تو منادی آواز دے رہا تھا کہ "ہوشیار! شراب حرام ہوگئی ہے" اس آواز کے سُننے کے ساتھ ہی مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی، ابو طلحہؓ نے مجھ سے کہا کہ اُٹھو اور تم بھی شراب کو پھینکدو، چنانچہ میں نے شراب پھینک دی۔

قرآن مجید کی آیات کے علاوہ خود احادیث میں شراب نوشی کے متعلق وعید شدید آئی ہے، حدیث شریف میں ہے:-

کل مسکر خمر وکل مسکر حرام (یعنی) ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وهو یدمنها لم یشربها فی الاٰخرة۔

(ابن ماجه)

جو شخص دائمی طور پر دنیا میں شراب پی کر مر گیا اُس کو آخرت کی شراب (شراب طہور) نصیب نہ ہوگی۔

من شرب الخمر لم تقبل له صلوٰة اربعین صباحًا فان تاب تاب الله علیه فان عاد لم یقبل الله له صلوٰة اربعین صباحا فان تاب تاب الله علیه فان عاد لم یقبل الله له صلوٰة اربعین صباحا فان تاب تاب الله علیه فان عاد الرابعة لم یقبل الله له صلوٰة اربعین صباحا فان تاب لم یتب الله علیه وسقاه من نهر الخبال +

(ترمذی)

جس نے ایک بار شراب پی چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہ ہوگی، اگر اُس نے توبہ کرلی تو خدا اُس کی توبہ قبول کرلیگا، اگر دوبارہ پی تو (۴۰) دن تک اُس کی نماز قبول نہ ہوگی، اب پھر اُس نے توبہ کرلی تو خدا اس کی توبہ کو پھر قبول کرلے گا اب اگر تیسری بار پی تو ۴۰ دن تک اُسکی نماز قبول نہ ہوگی، اب اگر اُس نے پھر توبہ کرلی تو خدا اُس کی توبہ کو قبول کرلیگا لیکن اگر چوتھی بار پی تو ۴۰ دن تک اُس کی نماز مقبول نہ ہوگی اور اگر وہ توبہ کرے گا تو خدا اُسکی توبہ بھی قبول نہ کرے گا اور اُس کو دوزخیوں کی پیپ پلائے گا۔

لا یدخل الجنة عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر +

(دارمی)

دائمی طور پر شراب پینے والے مسلمان اور وہ لوگ جو ماں باپ کی نافرمانی کیا کرتے ہیں اور جوئے بازی میں مشغول رہتے ہیں اور اپنے احسانات کو دہراتے رہتے ہیں جنت میں داخل نہیں کیے جائینگے

ثلثة قد حرم الله علیهم

جنت تین آدمیوں پر حرام کی گئی ہے

لجنة العاق والديوث الذى يقر فى اهله الخبث

(احمد ونسائی)

(۱) دائم الخمر (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے (۳) اور وہ شخص جو اپنی عورت کی بدکاری پر چشم پوشی کرلے (یعنی دیوث)

ان الله بعثنى رحمة للعلمين وهدى للعلمين وامرنى ربى عزوجل بمحق المعازف والمزامير والاوثان والصلب وامر الجاهلية وحلف ربى عزوجل بعزتى لا يشرب عبد من عبيدى جرعة من خمر الالقية من الصديد مثلها ولا يتركها من مخافتى الا سقيته من حياض القدس

(مسند احمد)

مجھکو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور میں تمام عالم کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوا ہوں اور مجھ کو میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں باجوں کو مٹادوں اور بتوں اور تمام رسومات جاہلیت کو توڑ دوں، میرے پروردگار نے اس امر کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اُس کو دوزخیوں کی پیپ پلاؤں گا اور جو شخص میرے خوف سے شراب نوشی کو چھوڑ دیگا میں اُس کو شراب طہور کا پیالہ دونگا۔

من زنى او شرب الخمر نزع الله منه الايمان كما يخلع الانسان القميص من راسه۔

(جامع التفاسير)

جو مسلمان زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو وہ جب تک اس میں مشغول رہتا ہے اس سے ایمان اس طرح علیحدہ کرلیا جاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے جسم سے قمیص علیحدہ کردیا کرتا ہے۔

ولا يزنى حين يزنى وهو مومن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مومن۔ (بخاری)

کوئی مسلمان جب تک زنا کرتا ہے مسلمان نہیں رہتا اور کوئی مسلمان جب تک شراب پیتا ہے مسلمان نہیں رہتا۔

من اشراط الساعة ان يظهر الجهل ويقل العلم ويظهر الزنا وتشرب الخمر۔ (بخاری)

قیامت کی یہ نشانی ہے کہ جہل ظاہر ہو علم کم ہو اور کھلم کھلا زنا ہو اور شراب پی جائے۔

لا تشرب الخمر فانها مفتاح کل شر۔ (ابن ماجہ)

شراب نہ پیو، وہ کل برائیوں کی جڑ ہے۔

مدمن الخمر کعابد وثن۔ (ابن ماجہ)

جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہتا ہے وہ بت پوجنے والے کے مثل ہے۔

لا يدخل الجنة مدمن خمر۔ (ابن ماجہ)

جو شخص شراب کی مداومت کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا

اياك والخمر فان خطيئتها تفرع الخطايا كما ان شجرتها تفرع الشجر۔ (ابن ماجہ)

شراب سے بچو وہ تمام گناہوں کو اس طرح گھیر لیتی ہے جیسے (انگور) کا درخت دوسرے درختوں کو گھیر لیتا ہے۔

اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث انه كان رجل ممن خلا قبلكم تعبد فعلقته امراة غوية فارسلت اليه جاريتها فقالت له انا ندعوك للشهادة فانطلق مع جاريتها وطفقت كلما دخل بابا اغلقته دونه حتى افضا الى امراة وضيئة عندها غلام وباطية خمر فقالت انى والله ما دعوتك للشهادة ولكن دعوتك لتقع على او تشرب من هذا الخمر كاسا او تقتل هذا الغلام قال فاسقنى من هذا الخمر كاسا فسقيته

اے مسلمانو! شراب سے بچو، وہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ اگلے زمانہ میں ایک شخص تھا جو عبادتِ الٰہی میں منہمک رہا کرتا تھا، ایک فاحشہ عورت نے اس سے تعلق پیدا کرنا چاہا اور اس کے پاس ایک لونڈی کو یہ پیام دیکر بھیجا کہ مجھے ایک ضروری امر میں آپ کی شہادت کی ضرورت ہے آپ میرے گھر تک آ جائیں عابد یہ سُنکر اس لونڈی کے ساتھ اُس کے گھر میں داخل ہوا تو لونڈی نے عقب سے دروازہ کو بند کرنا شروع کیا، جب عورت کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ سامنے شراب رکھی ہوئی ہے اور پاس ایک

کاسا قال زید ونی فلم یرم حتی وقع علیها وقتل النفس فاجتنبوا الخمر فانها واللہ لا یجتمع الایمان وادمان الخمر الا لیوشك ان یخرج احدهما صاحبه۔ (نسائی بروایت عثمان)

ازمکا کھڑا ہوا ہی عابد کو دیکھتے ہی وہ عورت جو نہایت حسین وخوبصورت تھی یہ کہنے لگی کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ آپ کو بلانے کی کوئی اور غرض ہے (یعنی ہمبستری) یا تو آپ شراب پیجیے یا اس لڑکے کو مار ڈالیے عابد نے عورت کی یہ تقریر سنکر شراب کا گلاس اُس کے ہاتھ سے لیکر پینا شروع کر دیا اور اس قدر پی کہ نشہ کی حالت میں اس لڑکے کو مار ڈالا، عورت کے ساتھ ہمبستری کی

(حضرت سیدنا عثمان یہ قصہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ) قسم ہے خدا تعالیٰ کی اے ایمان والو! ایمان اور شراب یکجا جمع نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے، اگر ایمان غالب ہوا تو شراب چھوٹ جاتی ہے اور جو شراب نہ چھوٹی تو ایمان جاتا رہتا ہے۔

من شرب الخمر فلم ینتش لم تقبل له صلوٰة ما دام فی جوفه او عروقه منها شئ وان مات مات کافرا وان انتشی لم تقبل له صلاته اربعین لیلة ان مات فیها مات کافرا (نسائی بروایت عبداللہ بن عمر)

جس نے شراب پی اور اس کو نشہ نہ ہوا تو اسکی نماز قبول نہ ہوگی جب تک کہ اُسکے پیٹ کی رگوں میں وہ شراب باقی رہے، اور اگر اس حالت میں مرجائے تو وہ کافر مرے گا، جو نشہ میں مست ہو گیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس حالت میں مرجائے تو اس کی موت کفریہ ہوگی۔

من شرب الخمر فجعلها فی بطنه لم یقبل اللہ منه صلوٰة سبعا ان مات فیها

جس شخص نے شراب کو اپنے پیٹ کے اندر داخل کیا تو اللہ تعالیٰ اسکی سات روز کی نماز قبول نہ کرے گا اور وہ اگر اس عرصہ میں مرجائے

مات کافرًا۔

فان اذهبت عقله عن شئ الفرائض لم يقبل له صلٰوة اربعين يوما ان مات فيها مات كافرًا۔ (نسائی)

من مات مدمنا للخمر نضح فی وجهه بالحميم حين يفارق الدنيا۔ (نسائی عن الضحاک)

اجتنب كل شئ ينشّ (نسائی بروایت عبد اللہ بن عمرؓ)

نهی رسول الله صلے الله عليه وسلم عن مسكر ومفتر

(عن ام سلمہ نسائی)

يبيت قوم من هذه الامة على طعم وشرب ولهو ولعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وخنازير وليصيبهم خسف وقذف حتى يصبح الناس فيقولون خسف ببنی فلان وخسف الليلة بدار فلان ولترسلن عليها حجارة من السماء كما ارسلت على قوم لوط على قبايل منها

تو کافر مرے گا۔

اور اگر اس کی عقل جاتی رہی اور کوئی فرض چھوٹ گیا اس کی، چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی، اور اگر اس عرصہ میں مرجائے تو کافر مرے گا۔

جو شخص ہمیشہ شراب پی کر مر جاتا ہے تو دنیا سے جدا ہوتے وقت اس کے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا مارا جائیگا (یعنی دوزخ کا پانی)۔

بچو ہر اس چیز سے جو نشہ لائے۔

ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ہر ایک نشہ آور چیز اور مفتر سے (یعنی سستی لانیوالی چیزوں) سے

اس امت کا ایک گروہ کھانے پینے اور لہو ولعب میں رات بسر کرے گا اور صبح کو سور و بندر ہوجائیگا۔ زمین دھس جائیگی، صبح کو لوگ ذکر کریں گے کہ فلاں قوم اور فلاں گھر کے لوگ شب کو زمین میں دھنس گئے، آسمان سے اُن پر پتھر برسیں گے جیسا کہ قوم لوط کے گھروں اور قبیلوں پر برسے تھے، اور اُن پر ہوا چلے گی جیسا کہ قوم عاد کے قبائل اور گھروں پر چلی تھی، شراب پینے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور گانیوالی

وعلی دور ولترسلن علیهم الریح العقیم التی اهلکت عادا علی قبائل فیها وعلی دور بشربهم الخمر ولبسهم الحریر واتخاذهم القینات واکلهم الربا وقطیعتهم الرحم (ترغیب ترہیب)

عورتیں بنانے سے اور سود کھانے سے اور صلۂ رحم قطع کرنے سے نازل ہوگا۔

(ترغیب وترہیب)

من شرب الخمر فقد کفر (مسرق ونسائی)

جو شخص شراب پیتا ہے وہ کافر ہے۔

من باع الخمر فلیشقص الخنازیر۔

(ابوداؤد)

جو شخص شراب بیچے تو اُس کو چاہیے کہ وہ سور کو بھی حلال سمجھ لے۔

کل مسکر یصد عن ذکر الله والصلوٰة

(طبرانی)

(یعنی) ہر سکر لانے والی چیزوں سے کہ وہ خدا کی یاد اور اس کی نماز سے غافل کر دیتی ہے۔

یکون فی هذه الامة خسف ومسخ وقذف فی متخذی القینات وشاربی الخمر ولابسی الحریر

(ابن ماجہ)

کسی نے آپ سے یہ پوچھا کہ اس امت میں خسف ومسخ کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا جب گانا بجانا اور شراب پینا اور ریشمی کپڑے پہننا ظاہر ہو جائے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقعد علی مائدة یشرب علیها الخمر۔ (درمنثور، سیوطی)

آپ نے اُس دسترخوان پر بیٹھنے سے ممانعت فرمائی ہے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو

(درمنثور سیوطی)

اس تشدد آمیز وعید کے ساتھ اسلام نے اُن تمام حیلوں کی جڑ کاٹ دی جو عموماً شراب نوشی کے متعلق آجکل کیے جاتے ہیں، عام طور پر لوگوں کے یہ ذہن نشین ہو گیا ہے کہ اگر شراب تھوڑی سی مقدار میں استعمال کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس سے نشہ نہیں آتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرما دیا۔

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام (ابو داؤد)	جس چیز کی بڑی مقدار نشہ لائے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

بعض لوگ دواءً شراب کا پینا مباح سمجھتے ہیں، ایک صحابی نے بھی آپ سے دواءً شراب بنانے کی اجازت چاہی تھی لیکن آپ نے صاف فرمادیا۔

انہ لیس بدواء ولکنہ داء	وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

بعض لوگ شراب پیتے ہیں لیکن اس کا نام بدل دیتے ہیں مثلاً ماراللحم وغیرہ لیکن اس کی بھی آپ نے ہم کو پہلے ہی خبر دیدی کہ:۔

لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحروالحریر والخمر والمعازف (بخاری کتاب الاشربہ)	میری اُمت میں سے ایک قوم پیدا ہوگی جو حریر اور شراب اور گانے بجانے کو حلال کرلے گی۔

جو اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے۔

سرد ملک میں رہنے والے عموماً شراب پینا زیادہ قابل اعتراض نہیں سمجھتے او۔ کہتے ہیں کہ جب تک ہم شراب کا استعمال نہ کریں، ہماری صحت اچھی نہیں رہتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حیلہ سے فائدہ اُٹھانے کی بھی اپنی اُمت کو اجازت نہیں دی۔

ابوداؤد۔ کتاب الاشربہ میں ہے کہ ایک صحابی نے جو سرد ملک کے رہنے والے تھے آپ سے کہا۔ یارسول اللہ!

انا بارض باردۃ نعالج فیھا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ھذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا	ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت محنت کے کام کرتے ہیں اس لیے گیہوں کی شراب پیتے ہیں اور اسی کے بل سے

وعلی برد بلادنا قال هل یسکرء قلت نعم قال فاجتنبوہ قال قلت فان الناس غیر تارکیه قال فان لم یترکوہ فقاتلوهم۔

ایسے سخت کام اور ایسی سخت سردی پر غالب آتے ہیں، آپ نے فرمایا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تو اس سے پرہیز کرو، اُنہوں نے کہا عام طور پر لوگ اُس کو چھوڑ نہیں سکتے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ نہ چھوڑیں تو اُن سے جنگ کرو۔

بعض لوگ شراب کا سرکہ بنانا جائز سمجھتے ہیں لیکن احادیث میں اسکی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے، حرمت شراب کے بعد کچھ شراب چند یتیموں کی وراثت میں آئی تھی تو ابوطلحہ رض نے اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:۔

اهرقها قال افلا اجعلها خلا قال لا۔ (ابوداؤد)

اُس کو پھینکدو اُنہوں نے کہا کیا میں اُسکا سرکہ نہ بنالوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

تجارت شراب

اب رہا تجارت شراب کا سوال سو اس کے متعلق بھی آپنے جب مکہ فتح ہوا تو اُن تمام چیزوں کی تجارت کی ممانعت فرمائی جن کا کھانا پینا یا رکھنا ناجائز ہے، چنانچہ آپ نے علیٰ روس الاشھاد فرمایا:۔

ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام۔ (بخاری)

آج سے خدا اور خدا کے رسول نے شراب مُردار، سؤر اور بتوں کی تجارت کی ممانعت فرمادی۔

اس کے ساتھ شراب کے متعلق تمام ناجائز افعال کا استقصاء کر کے نہایت تفصیل کے ساتھ ممانعت فرمائی:۔

لعنت الله وشاربها وساقیها وبایعها

خدا نے شراب پر، شراب پینے والے پر، شراب پلانے والے پر

ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اليه - (ابوداؤد)	شراب بیچنے والے پر، شراب خریدنے والے پر، شراب نچوڑنے والے پر، شراب کے اٹھانے والے پر اور اس شخص پر جو شراب اٹھوا کر اپنے ہاں منگواتا ہے لعنت کی ہے

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان نہ شراب پی سکتے ہیں، نہ پلا سکتے ہیں نہ بیچ سکتے ہیں، نہ خرید سکتے ہیں، نہ نچوڑ سکتے ہیں، نہ شراب کو اٹھا سکتے ہیں، نہ اٹھا کر اپنے پاس منگوا سکتے ہیں، غرض شراب کے متعلق مسلمان کسی قسم کی تجارت اجرت، اور محنت مزدوری نہیں کر سکتے۔

حدِ شراب

اسلام نے ان تجارتی بندشوں کے ساتھ شراب خواری کی سیاسی سزا بھی تجویز کی ہے جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرزِ عمل مختلف ہے۔ ابوداؤد کتاب الحدود میں ہے:۔

اذا اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوه فمنهم من ضربه بالنعال ومنهم من ضربه بالعصا ومنهم من ضربه بالمتیخة ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترابا من الارض فرمی به فی وجهه۔	صحابہ کرام آپ کی خدمت میں ایک شرابی کو پکڑ لائے تو آپ نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ مارتے جاؤ۔ سب نے جوتے، ڈنڈے اور کھجور کی شاخوں سے مارنا شروع کیا آخر میں آپ نے خود اُس کے منہ پر خاک جھونک دی۔

صحیح مسلم میں ہے کہ:۔

"آپ نے ایک شرابی کو کھجور کی چھڑی سے ۴۰ ضرب کی سزا دی"

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اسی کو لازم کر دیا تھا اور حضرت عمرؓ نے اپنے اخیر زمانہ خلافت میں ۸۰ دُرّے کر دیے اور اب شراب خوری کی یہی سزا شریعت میں باقی رہ گئی ہے۔

چونکہ اس وقت اسلامی حکومت نہیں ہے اس لیے مسلمان اس حد کو جاری نہیں کر سکتے۔ اب تو صرف سمجھانا بجھانا فرض ہے۔

حضور نظام کی ریاست میں تو اب یہ عمل ہونے لگا ہے کہ جو شخص (خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو) بحالت نشہ راستہ پر کھڑے ہو کر گالی گلوج کرے تو پولیس عدالت میں چالان کر دیتی ہے اور اس کو وہاں ایک مقررہ سزا (جرمانہ) دی جاتی ہے، اس کے علاوہ ایام متبرکہ جیسے یوم العاشورہ، عید الضحیٰ، عید الفطر، شب معراج، شب برات شب قدر، عید المیلاد النبی، یوم الوصال حضور محبوب پاکؒ میں بھی مسلمانوں کے ہاتھ شراب فروخت کرنا جرم قرار دیا گیا ہے، باوجود اس تشدد آمیز حکم کے اگر کوئی بد قسمت مسلمان ان ایام میں شراب خریدتا ہوا مل جاتا ہے تو اُس کو بھی گرفتار کر کے پولیس عدالت میں پیش کر دیتی ہے، یہ عمل اس قدر مفید ثابت ہوا ہے کہ اب مسلمانوں اور ہندوؤں میں شراب نوشی کی وہ اگلی سی کثرت نہیں رہی۔

یہاں محکمہ مسکرات کی رپورٹ حال میں جو شائع ہوئی ہے اُس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام کی حکومت نے انسداد شراب نوشی کے لیے ایک اور محکمہ اس غرض کے لیے قائم کیا ہے کہ وہ تاڑی کے شیرہ کا تجزیہ کر کے دیکھے کہ اُس میں شکریت کی مقدار کس قدر دستیاب ہو سکتی ہے اور وہ درخت کا پھول (جس کو وہاں گلھوہ کہتے ہیں) اور جس سے شراب نکالی جاتی ہے اُس میں پیٹرول کا مادہ کس قدر نکل سکتا ہے، چنانچہ اُس محکمہ نے اپنی امتحانی رپورٹ کو پیش کر دیا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ تاڑی کے اندر شکر کی ایک قلیل مقدار حاصل کی جا سکتی ہے اور شراب کو پیٹرول کے کام میں لایا جا سکتا ہے لیکن ابھی کامل طور پر کامیابی نہیں ہوئی ہے، کوشش جاری ہے، اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے تو دکن سے شراب نوشی آہستہ آہستہ رخصت ہو جائیگی۔

انتھیز وا السلطنت یونان میں پہلے شرابی کی یہ سزا مقرر تھی کہ جو شخص نشہ کی

حالت میں جرم کرے تو علاوہ دوہری سزا دی جائے۔ ایک بدمستی کی، دوسری جرم کی۔ اب یہ قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو شخص نشہ کی حالت میں جرم کرے تو اُس کو ہوش کی حالت کی سزا دی جائے اور اب تو تمام مہذب ممالک میں شرابی مجرم کو اسی قسم کی سزا دی جاتی ہے نشہ کا کوئی عذر مسموع نہیں ہے۔

شراب خواری کے معاشرتی نتائج

شراب خواری کا بدترین معاشرتی نتیجہ یہ ہے کہ شرابخوار اگرچہ ہوش میں نہیں رہتا تاہم اسلام نے اُسکی طلاق کو معتبر قرار دیا ہے یعنی اگر کوئی شرابی حالت نشہ میں اپنی بی بی کو طلاق دیدے تو اُس کا یہ عذر مسموع نہ ہوگا کہ وہ نشہ میں تھا بلکہ طلاق لازمی طور پر پڑ جائیگی، چنانچہ حدیث وفقہ میں اس کے متعلق مصرح احکام موجود ہیں۔

شراب نوشی اور جرائم

آج ملک میں جو قتل وخون کی وارداتیں جگہ جگہ سنی جاتی ہیں وہ شراب نوشی ہی کا نتیجہ ہیں سرقہ اور ڈکیتی میں جو لوگ گرفتار ہوتے ہیں ان کے حالات کا پتہ لگاؤ تو معلوم ہوگا کہ یہ شرابخوار لوگ تھے اور بدمستی میں یہ دست درازی کی ہے جیلخانوں میں کن کے پاؤں کی زنجیریں سب سے زیادہ شور وغل مچا رہی ہیں انہیں مجرموں کی جو مے نوشی کی زنجیر میں اسیر تھے، غرض ہر جھگڑے و ہر فساد اور آپس کی عداوتوں کا اصلی سبب شرابخواری کے سوا اور کوئی نظر نہیں آئیگا اور یہ وہ واقعات ہیں جن کو قرآن حکیم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے ظاہر کر دیا تھا

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر۔

شیطان چاہتا ہے کہ تم لوگوں کے درمیان شراب نوشی اور قمار بازی کے ذریعہ باہم عداوت قائم کرا دے۔

آج غور کرو تو یہ پیشین گوئی اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے، ایک مشہور مضمون نگار نے یہ سچ لکھا ہے کہ "اگر تم شفا خانوں کو بند کرنا چاہتے ہو اور جرائم کا انسداد چاہتے ہو تو

شراب خانوں کو بند کردو۔"

درحقیقت اس مضمون نگار نے اس مختصر فقرہ میں اُن تمام امراض کی فہرست لکھدی ہے جو شراب نوشی کے نتائج ہیں تحقیق و مشاہدہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ملک میں جرائم کا ارتکاب اُسی طبقہ میں زیادہ ملیگا جو شراب نوشی کا عادی ہوتا ہے، اور میرے خیال میں جب تک فساد کی اصل بنیاد کو جڑسے نہ اُکھیڑا جائیگا اُس وقت تک کوئی بیرونی کوشش جرائم کا انسداد نہیں کرسکتی۔

شراب خواری کے طبی نقصانات

شراب نوشی نے نہ صرف زندگی کو تلخ و ناگوار بنا دیا ہے بلکہ اس کا اثر اس قدر متعدی ہوا ہے کہ مال کے ساتھ جان بھی خطرہ میں پڑ گئی ہے، تمام دنیا کے ڈاکٹروں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ انسان کی موت جس قدر مسکرات کے استعمال سے ہوتی ہے کسی دوسرے امراض اور آفت سے نہیں ہوتی۔ پروفیسر کریلن (جو جرمنی کی میونخ یونیورسٹی میں دماغی امراض کے پروفیسر ہیں) وہ اپنا پچیس سال کا تجربہ اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ "شراب شائستہ قوموں کو تباہ و برباد کردیتی ہے، عام خیال یہ ہے کہ شراب قوائے دماغی میں اشتعال اور تیزی پیدا کردیتی ہے لیکن تجربہ اس کی تائید نہیں کرتا، ایک شخص کو ایک سادہ حساب دیدو (مثلاً جمع کرنا) وہ ان اعداد کو جتنی دیر میں جمع کرے اُسکو محفوظ رکھو پھر اُسی شخص سے شراب پلاکر انہیں اعداد کو جمع کراؤ تو تم کو اوقات کی نسبت میں نمایاں اختلاف محسوس ہوگا یعنی دوسری صورت میں بہ نسبت پہلی صورت کے زیادہ دیر لگے گی اور یہ انحطاطِ قوائے عقلیہ کی بین دلیل ہے۔"

شراب کے استعمال سے معدہ، جگر، فالج، استسقاء، جنون، ناسور، سرخ بادہ، زکام اور پھیپھڑے کی سوزش وغیرہ کی بیماریاں جو لاحق ہوتی ہیں وہ اگرچہ شرابخوار کے علاوہ اور لوگوں کو بھی لاحق ہوتی ہیں لیکن ان کا علاج ممکن ہوتا ہے، لیکن شراب خوار

جب ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ اُسکی زندگی کا گویا آخری دن ہوتا ہے۔
انسان میں امراض متعدیہ سے مقابلہ کرنے کی جو قوت ہے شراب اس کو بالکل فنا کردیتی ہے۔
پروفیسر منی کوف نے اپنے تجربہ سے ثابت کیا کہ انسان کے خون میں بہت سے سفید رنگ کے جراثیم ہوتے ہیں جو امراض متعدیہ کی مدافعت کرتے ہیں اور شراب دفعۃً ان جراثیم کو فنا کردیتی ہے اس لیے امراض متعدیہ کے مقابلہ کے لیے اور مہلک کیڑوں کے دفع کرنے کے لیے قدرت نے جو فوج ہمارے جسم کے اندر مرتب کردی ہے شراب کا پہلا تباہ کن حملہ اُسی پر ہوتا ہے اور اُسے برباد کردیتا ہے۔
بہت سے ایسے اشخاص بھی ہیں جو شراب کے نقصانات کے قائل ہیں لیکن اس تسکین پر جیتے ہیں کہ تھوڑی سی شراب مضر نہیں ہے، لیکن تجربہ نے اس کا بھی مایوس جواب دیا ہے، ایک مستند تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایسے اعتدال سے پینے والے بھی مرض کا شکار ہوئے بغیر نہ رہے، لاغری۔ دائمی زکام۔ وجع مفاصل اور نقرس وغیرہ کی بیماریاں اکثر ان کو لاحق ہوجاتی ہیں۔
بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ محنت کا کام کرتے ہیں دفع تکان اور تازگی قویٰ کیلیے شب و روز میں اُنکو تھوڑی سی شراب ضرور پینی چاہیے لیکن اُن کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ مصنوعی تازگی اُن کے اعصاب کو کمزور کردے گی۔
کیا ان تمام نتائج کو دیکھکر بھی کوئی شخص شراب کے فوائد پر لکچر دے سکتا ہے؟ جو لوگ شرابخواری کی حمایت کرتے ہیں میں اُن سے دریافت کرونگا بتاؤ ملک کے شفاخانوں میں کن لوگوں کی زیادتی ہے۔ انہی شرابیوں کی جنہوں نے شراب کی بوتلوں پر اپنی گاڑھی کمائی کو قربان کردیا تھا۔ شفاخانوں میں کون سے مریض زیادہ ہیں وہی جنکو شراب نے مریض بنایا تھا دارالمجذومین میں مجذامیوں کی کثرت کا کیا باعث ہے جواب

ملیگا کہ شراب ہی کی تاثیرات نے یہ غضب ڈھایا ہے۔ الغرض شراب کی برائی مختلف طریقوں سے کی گئی ہے لیکن اس کی برائی میں سب سے زیادہ عام اور مشہور فقرہ یہ ہے کہ "انسان شراب کے نشہ میں انسان نہیں رہتا بلکہ جانور بن جاتا ہے" لیکن سوال یہ ہے کہ خود جانور بھی شراب کی بدمستی میں جانور باقی رہتا ہے؟ یا نہیں! جدید طبی تحقیقات سے ثابت ہو گیا ہے کہ شراب حیوانات کی قوت شعور اور حس میں بڑا فرق پیدا کر دیتی ہے اس لیے وہ باغیان احکام شریعت جو شراب کے نشہ میں چور رہتے ہیں فی الحقیقت

ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا { بالکل جانور ہیں بلکہ ان سے بھی گمراہ تر۔

بلیوں پر تجربہ

حال میں جدید طبی طریق سے ڈاکٹر **کلیمنٹن ہوڈج** نے (جو کلارک کی یونیورسٹی میں علم الحیات کے پروفیسر ہیں) چند بلیوں پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ یہ بلیاں شراب کی عادت ڈالنے سے پہلے نہایت چست و چالاک اور تنومند تھیں پہلی بار کے تجربہ سے ثابت ہوا کہ بلیاں فطرتاً شراب کی طرف مائل نہیں ہوتیں اسلیے پروفیسر موصوف نے شراب میں دودھ ملایا لیکن بلیوں نے اس مخلوط دودھ کی طرف بھی رغبت ظاہر نہیں کی، ڈاکٹر موصوف نے جبراً ان کو نلکی کے ذریعہ پلایا لیکن دس روز ہی گزرے تھے کہ بلیوں کی حالت اُس آدمی سے بھی بدتر ہو گئی جو شراب کے آخری نتائج کا نقشہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ پہلے بلیاں ذکی الحس تھیں اب بالکل بے حس ہو گئیں۔ چوہے ان کے سامنے گزرتے جاتے تھے مگر نہیں خبر تک نہیں ہوتی تھی گویا اُن کا شعور بالکل مفقود ہو گیا تھا بالآخر دس دن کے بعد پروفیسر موصوف نے اعادہ صحت کے لیے ان کی شراب چھڑا دی لیکن ان کی برباد شدہ صحت پھر واپس نہ آسکی۔

ڈاکٹر موصوف نے دوسرا تجربہ کتوں پر کیا۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ کتے کی فطرت بھی شراب نوشی سے انکار کرتی ہے۔ آخر کار انکو بھی جبراً شراب پلائی گئی چند

روز میں نتیجہ وہی ظاہر ہوا جسکو قرآن نے باہمی عداوت کے الفاظ میں ظاہر کیا ہے:۔
(ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء)

شراب کا اثر توالد وتناسل پر

ڈاکٹر موصوف نے توالد وتناسل کے لحاظ سے دوسرا تجربہ یہ کیا کہ "چند شراب نوش کتوں کو ایک پنجرے میں علیحدہ رکھا۔ غیر شراب نوش جوڑے کو ان سے الگ کرکے دوسرے پنجرے میں بند کردیا۔ شراب نوش مادہ نے پہلی بار سات بچے دیے جن میں سے دو نر تھے، دوسری مرتبہ صرف تین بچے پیدا ہوئے جن میں دو اپنی روح کو ماں ہی کے پیٹ میں دفن کرآئے تھے۔ تیسری بار گیارہ بچے ہوئے جن میں دو مردہ تھے اور چھ جننے کے ساتھ ہی مرگئے تین زندہ رہے مگر وہ بھی نہایت کریہ المنظر تھے۔ چوتھی دفعہ تین بچے پیدا ہوئے مگر اس مرتبہ ماں کی زندگی کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ غرض مادہ کے کل بچوں میں صرف چار صحیح وتوانا تھے، باقی یا تو ماں کے پیٹ ہی سے مردہ پیدا ہوئے یا پیدا ہونے کے ساتھ ہی مرگئے، جو زندہ رہے اُن میں بھی کوئی نہ کوئی جسمانی عیب ضرور تھا، لیکن غیر شراب نوش مادہ کے بچوں کی مجموعی تعداد (۲۵) تھی جس میں اکیس بالکل صحیح و سالم تھے"۔ (یہ طبی معلومات ملخصاً رسالۂ الہلال کلکتہ ورسالۂ الندوہ سے ماخوذ ہیں)

انسدادِ شراب نوشی کے فوائد امریکہ میں کیا برآمد ہوئے

انہی اخلاقی اور طبی نقصانات کو دیکھکر ممالک متحدہ امریکہ نے اپنے ہر شہر میں شراب نوشی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے چنانچہ مسٹر ہارڈنگ پریزیڈنٹ امریکہ نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں یہ بیان کیا ہے کہ "ہر طبقہ کے لوگ اب اس امر کا احساس کررہے ہیں کہ ترکِ شراب نوشی سے کیا فوائد ہیں؟ وہ محسوس کررہے ہیں کہ قرض جلد ادا ہونے لگا، مرد اپنی کمائی کو گھر لانے لگے جو پہلے شراب خانوں کے نذر ہوتی تھی، اچھا کھانے اور اچھا پہننے لگے ہیں، سیونگ بنک میں زیادہ روپیہ جمع ہونے لگا،

شراب کی تجارت جو یہاں پہلے بہ نگاہ وقعت دیکھی جاتی تھی اب حقیر اور تباہ کن خیال کی جاتی ہے کیا اب بھی کوئی ہندوستانی شراب کی تجارت اور اسکے فوائد پر لکچر دے گا؟

اخبار انشورنس جنرل لکھتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ میں شراب نوشی کی ممانعت اس قدر مقبول عام ہوئی ہے کہ "اب کمپنیوں نے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ پہلے ملک میں اقتصادی حالت کیا تھی اور اب کیا ہے؟ چنانچہ سالہائے گزشتہ کے اُن نقشوں کو سامنے رکھکر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ہر دوشنبہ کی صبح کو جو حادثات ہوا کرتے تھے اُن میں ایک معتدبہ کمی ہوگئی ہے اور وہ مزدور جو راستوں پر شراب کے نشہ میں جھومتے ہوئے چلتے تھے وہ اب کارخانوں سے نکلکر سیدھے اپنے گھروں پر پہنچ جاتے ہیں، اتوار کے دن اور دوسری تعطیلوں میں عموماً کارخانوں کے مزدوروں کی بڑی تعداد گلی کوچوں میں بیہوش پائی جاتی تھی اور لوگ ان کو گھسیٹ کر گھر پہنچا آتے تھے، اب کوئی مزدور اس طرح کہیں پڑا ہوا نظر نہیں آتا ہے، جب شراب نوشی کی ممانعت ہوئی ہے امریکہ میں بہت سے بڑے بڑے شراب خانے بند ہوگئے ہیں، دودھ اور مکھن کی تجارت کو فروغ ہوگیا ہے، مکانوں میں دودھ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے، جو لوگ شراب پیا کرتے تھے اب وہ قہوہ کا استعمال کرنے لگے ہیں اور اب بجائے شراب کے قہوہ ہر دلعزیز ہوگیا ہے"

ڈیٹور کا سرکاری اخبار لکھتا ہے کہ "انسداد شراب نوشی کی تحریک سے اخبارات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا گو اوّل اوّل اُن اشتہارات کی اُجرت کا نقصان ہوا جو شراب کی خوبیوں کے متعلق شائع ہوا کرتے تھے، لیکن شراب نوشی کی ممانعت کے بعد تجارت میں ایسی غیر معمولی ترقی ہوئی اور اس کثرت سے تجارتی اشیا کے اشتہار آنے لگے کہ گذشتہ نقصان کی بہت جلد تلافی ہوگئی، اخبار کے ناظرین میں بہت اضافہ ہوگیا اور خریداروں کی تعداد بڑھنے لگی ہے ہوٹلوں میں جو شراب کی تجارت ہوا کرتی تھی اب وہاں اس کے بجائے بالائی کی برف کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے، گاہکوں کی اس کثرت کو دیکھکر ہوٹل کے مالکوں نے ہوٹل کی عمارت میں جدید کمرے بڑھانے شروع کردیے ہیں"

ایک کمپنی کے پریزیڈنٹ کا بیان ہے کہ "جب سے امریکہ میں شراب نوشی کی ممانعت ہوگئی ہے میں دیکھتا ہوں کہ اب بجائے شراب خانوں کے بنک کی عمارت میں لوگوں کا ازدحام ہونے لگا ہے۔ ایک انجمن کے سکرٹری کا بیان ہے کہ" امریکہ میں پہلے لوگ نہایت تنگ اور تہی دست تھے اب اُن کا بیان ہے کہ پرانے قرضے بیباق ہو گئے، بچوں کو عمدہ غذائیں ملنے لگیں۔ کپڑے اور دیگر عیش کے سامان حسب دلخواہ میسر آنے لگے ہیں۔"

فلیڈلفیا کے ڈاکٹر نے اپنی رپورٹ میں یہ بیان کیا ہے کہ" شراب نوشی کی ممانعت سے پہلے شراب کی بارک میں مریضوں کا قیام (۳۲) دن رہتا تھا مگر اب یہ بارک بند ہوگئی اور کوئی مریض نہیں آیا۔"

سنہ ۱۹۱۸ء میں ریاستہائے امریکہ میں حیات وممات کی جو سالانہ رپورٹ شائع ہوئی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ جن مقامات میں شراب نوشی کی ممانعت نہ تھی وہاں اموات کا اوسط ۱۶ فی ہزار تھا۔ مگر اب اس کا اوسط ۱۲ ہو گیا ہے۔"

نیویارک میں سنہ ۱۹۱۸ء میں اموات کی تعداد (۱۲۵۶۷) تھی یعنی ۹۲ فی ہزار اور سنہ ۱۹۱۹ء میں ۱۰۶۴۹ ہوگئی یعنی ۸۱ فی ہزار رہ گئی۔

انسداد شراب نوشی کے یہ خوشگوار واقعات ہیں جو امریکہ نے دنیا کے سامنے پیش کر کے یہ خاموش مطالبہ کیا ہے کہ دوسرے ممالک میں بھی اسکی تقلید کر کے رعایا کو جانی و مالی نقصانات سے بچایا جائے۔

فرانس میں انسداد شراب نوشی

موسیو کلاڈنی ممبر فرنچ اکاڈیمی نے شراب کے نقصانات پر چند نوٹ لکھے ہیں جن میں موسیو موصوف نے باشندگان فرانس کو نصیحت کی ہے کہ "وہ شراب کی کثرت کو روکیں اور شراب خانوں کی تعداد جہاں تک ممکن ہو کم کی جائے کیونکہ فرانس میں جس قدر شراب نوشی کی کثرت ہوتی جاتی ہے بیماری جنون اور خودکشی بھی اُسی مناسبت سے بڑھتی جاتی ہے، چنانچہ اموات اور بیماریوں کی تفتیش

اور شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ امراض جنون اور خودکشی کے زیادہ تر وہی لوگ شکار ہوتے ہیں جو شراب کے سخت عادی ہوتے ہیں اور اس کا اثر انہی تک محدود نہیں ہوتا بلکہ نسلاً بعد نسلٍ متعدی ہو جاتا ہے اسی بنا پر پارلیمنٹ کے دو ممبروں نے گورنمنٹ سے سرکاری طور پر درخواست کی کہ جنوری ۱۹۱۸ء سے فرانس میں شراب کے استعمال کی عام طور سے ممانعت کی جائے

ہمارا خیال ہے کہ گورنمنٹ نے شراب کی تجارت کی جو اجازت دی ہے اُسکا مدار محض اس بات پر ہے کہ آمدنی کا ایک اور راستہ پیدا ہو لیکن ایک قلیل آمدنی کے مقابلہ میں رعایا اور اُنکی نسل کی عام جسمانی صحت کا خون کیونکر کیا جا سکتا ہے ؟

ہندوستان

ہندوستان میں شراب نوشی کا انسداد بمقابلہ امریکہ کے بہت آسان ہے کیونکہ وہاں شراب پینا مذہب میں داخل تھا، اور اسی وجہ سے لوگوں نے اس کو مذہبی مداخلت سمجھا مگر ہندوستان میں جتنی قومیں آباد ہیں اُنکی مذہبی کتابوں کی تعلیم کو دیکھو تو صاف نظر آجائیگا کہ ہر مذہب نے شراب پینے کی سخت ممانعت کی ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ہندوستان میں جب شراب نوشی کے انسداد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو حکام مالی مشکلات کا حیلہ پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ آبکاری تمام دیگر آمدنیوں کا ۷۵ فیصدی حاصل کرتی ہے اور ہندوستان کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ اس آمدنی کو دوسرے ذرائع سے پورا کیا جائے لیکن میں اس خیال کی حمایت نہیں کر سکتا اور نہ کوئی ذی شعور انسان اسکو جائز قرار دے سکتا ہے کہ ملک کی اخلاقی اور جسمانی حالت کو اسطرح پامال کر کے نفع اُٹھایا جائے۔ بظاہر آمدنی آبکاری کو اُٹھا دینے سے ضرور نظر آئیگا کہ ایک بہت بڑی آمدنی کا نقصان ہو رہا ہے لیکن وہ روپیہ جو شراب نوشی پر خرچ ہوتا تھا کیا وہ برباد ہو جائیگا؟ نہیں بلکہ وہ ملک میں کسی دوسرے مفید کام پر خرچ ہو کر گورنمنٹ کے نقصان کی تلافی کر دیگا اور میرے خیال میں عارضی طور پر کسی ایک حصہ میں شراب نوشی کو ممنوع قرار دیکر تجربہ کیا جائے کہ وہاں کے باشندوں کی تمدنی حالت پر کیا اثر پڑتا ہے اور وہ روپیہ جو شراب خوری میں خرچ ہوتا تھا اسکا مصرف رعایا نے کیا تجویز کیا ہے، امریکہ کی مثالیں ہمارے سامنے زندہ شہادت

دئے ہی ہیں کہ رعایا نے اُس روپیہ کو تجارت میں لگا کر گورنمنٹ کی آمدنی میں کوئی فرق پیدا نہیں کیا بلکہ کسٹم کے صیغہ میں بہت بڑا مالی فائدہ گورنمنٹ نے حاصل کر لیا ہے جو آبکاری کی آمدنی کا بدل سمجھنا چاہیے۔

جوئے بازی

جس طرح ملک میں شرابخواری کا بازار گرم ہے اسی طرح جوئے بازی بھی مختلف صورتوں میں رائج ہے، چونکہ قرآن حکیم نے شراب اور جوئے کے دینی و دنیاوی نقصانات کو ایک ہی جگہ جمع کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تاکید کی ہے تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جوئے کی بحث کو اس رسالہ سے الگ کر دیا جائے اس واسطے جوئے بازی پر بھی اجمالاً روشنی ڈالی جاتی ہے۔

عرب کے جاہل قبیلوں میں پانسہ کے ذریعہ جوا کھیلا جاتا تھا جس کا نام پانسہ میں نکلتا اُسکو اتنا مال دیدیا جاتا تھا، ہمارے زمانہ میں اسے لاٹری کہتے ہیں، یہ بھی صریحاً جوئے میں داخل ہے، بعض سلف کے علمانے چوسر، شطرنج، گنجفہ کو بھی جوئے میں داخل کیا ہے۔

حقیقت میں جوئے سے آدمی جسطرح بلا مشقت بہت سا مال کما لیتا ہے اُسی طرح اپنا مال بھی جوئے کی نذر کر کے مفلس ہو جاتا ہے یہانتک کہ کسی جوئے باز کی بابت مشہور ہے کہ وہ اپنی جورو تک کو جوئے میں ہار بیٹھا تھا۔

تجربہ اور مشاہدہ نے جوئے کے نقصانات صاف طور پر ظاہر کر دیئے ہیں آج کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا، ہزاروں خاندان بے خانماں ہو گئے، ہمنے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگ بھی دیکھے جنکو جوئے کی بدولت گلی گلی بھیک مانگ کر گذر اوقات کرنی پڑی اسپر بھی بعض لوگ جوئے سے باز نہیں آتے شام ہوئی کہ دو چار بیٹکرے جمع ہو گئے گنجفہ آیا شطرنج بچھی اور شرطیں باندھکر کھیلنے لگے، ساری رات اسی میں گزار دی اور جو دن کو فرصت ملی تو سارا دن اسی میں صرف کر ڈالا، کہاں کی نماز اور کہاں کا روزہ، ساری کمائی اس منحوس شغل کے نذر کر دی، بی بی بچے ہیں کہ فاقہ کشی کر رہے ہیں، جاہل تو جاہل اچھے اچھے تعلیم یافتہ بھی اس بلا کے شکار ہیں۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر شرط نہ باندھی جائے اور یونہی کھیل لیا جائے تو کیا ہرج ہے؟ تو میں اس کا یہ جواب دونگا کہ جناب من! قرآن نے تو ہر اُس شغل کو شیطانی کہا ہے جو خدا کی یاد اور

اسکی عبادت سے غافل کر دے اور جوئے میں اتنا انہماک ہوتا ہو کہ یہ دونوں باتیں جاتی رہتی ہیں پس جوئے کے سوا جتنے بھی بیکار مشاغل اور کھیل ہونگے وہ سب کے سب شیطانی کہلائینگے، ذیل میں چند احادیث جو اس بارے میں اور نیز بیکار مشاغل کے باب میں آئی ہیں نقل کی جاتی ہیں:-

(۱) حرام کیا اللہ نے شراب اور جوا اور کوبہ (بیہقی شعب الایمان)

اس حدیث میں کوبہ کو حرام فرمایا ہے اور کوبہ کے دو معنی ہیں ایک نرد، دوسرے ڈھولک نرد سے کھیلتے ہیں ڈھولک بجاتے ہیں اور حدیث کے الفاظ سے دونوں کی صریحاً ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

(۲) من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ۔ } جو شخص نرد کے ساتھ کھیلتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے۔ (ابن ماجہ)

دوسری حدیث میں نرد کی جگہ شطرنج مذکور ہے (مسند الفردوس قرطبی)

اس روایت میں عموماً اس کھیل کی جو نرد کے ساتھ ہو ممانعت ثابت ہو رہی ہے جیسے چوسر، پچیسی، شطرنج، گیان چوسر وغیرہ۔

گیان چوسر اگرچہ کوڑی سے کھیلی جاتی ہے جو قائم مقام نرد کی ہے لیکن یہ بھی ناجائز ہے اور حدیث میں ان امور کا ارتکاب کرنیوالے کو خدا و رسول کا نافرمان کہا گیا ہے، پس جو شخص خدا اور رسول کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہو (جسمیں دین و دنیا کی بھلائی ہے) اور بیکار باتوں میں وقت ضائع کر رہا ہو (جس سے دین و دنیا کی کوئی بھلائی مقصود نہیں) واقعی ایسے شخص کے نافرمان ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟

(۳) ملعون ہے جو شطرنج کھیلے شطرنج کا دیکھنے والا سور کا گوشت کھانیوالا ہے (مشکٰوۃ)

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص نرد کے ساتھ کھیلتا ہے وہ گویا اپنے دونوں ہاتھ سور کے گوشت و خون میں بھگوتا ہے۔ (مسلم)

حرام ہونے میں سور کا گوشت اور نرد کا کھیل دونوں برابر ہیں اسیلئے فرمایا کہ جس طرح سور

کا گوشت دخون میں ہاتھ بھگونا بُرا ہے اسی طرح نرد کو لیکر ہاتھ میں کھیلنا بھی بُرا ہے، علیٰ ہذا القیاس جس طرح سؤر کا گوشت کھانا بُرا ہے اسی طرح نرد کا دیکھنا بھی بُرا ہے (یہاں دیکھنے سے اس کھیل میں دلچسپی لینی مراد ہے)

(۴) ابوموسیٰ اشعری صحابی فرماتے ہیں کہ شطرنج کھیلنے والا گنہگار ہے اور یہ فرماتے تھے کہ شطرنج ایک باطل چیز ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو دوست نہیں رکھتا (مشکوٰۃ)

یہ بات مسلمہ ہے کہ صحابہ کرام ہم سے زیادہ خدا اور رسول کے احکام سمجھنے والے تھے اور خدا اور رسول کا حکم بھی ہے کہ کوئی شخص کسی شئے کو اپنی جانب سے حلال یا حرام نہیں کہہ سکتا۔ اس حُسنِ ظن کو ساتھ رکھکر صحابہ کے قول کو جو حلال وحرام کے بارہ میں ہو وہ حدیث مرفوع کے حکم میں شامل کرتے ہیں اور اصولیوں نے بھی ایسی موقوف حدیث کو مرفوع ہی تسلیم کیا ہے پس اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ شطرنج باز خاطی گنہگار ہے اور اسے خدا دوست نہیں رکھتا۔

(۵) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم راٰی رجلاً حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ (ابن ماجہ)

ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کبوتروں کے پیچھے پڑا ہے آپ نے فرمایا یہ شیطان ہے اور شیطان کے پیچھے پڑا ہے۔

دیکھو حدیث میں ایسے شخص کو شیطان فرمایا گیا ہے جو بیکار وقت صرف کر رہا تھا اور بیکار وقت صرف کرنا شیطانی تابعداری گویا شیطان بننا ہے جب یہ ہے تو اس کے علاوہ اور کھیلوں میں بیکار وقت صرف کرنا مثلاً مرغوں، تیتروں وغیرہ کو لڑانا یا اُن کا تماشہ دیکھنے جانا اور اسی میں لگے رہنا شیطانی تابعداری میں داخل ہے اور یہی امور شیطان بننے کے لیے کافی ہیں۔

شریعت نے تین کھیل جائز قرار دیے ہیں (۱) مرد کی ملاعبت اپنی عورت کے ساتھ (۲) گھوڑے کی تادیب (۳) تیراندازی۔ (مشکوٰۃ)

پس جو کھیل ان کے سوا ہونگے وہ ناجائز ہونگے۔

چونکہ مسلمانوں کی عورتیں پردہ میں بیٹھی بیٹھی اُکتا جاتی ہیں اور نیز زیادہ نہ چلنے پھرنے

سے سست ہو جاتی ہیں اس لیے انکا اپنے گھروں میں ایک حد تک جسمانی حالت کو درست کرنے کو ایسا کھیل کھیلنا جس سے ریاضت جسمانی ہو سکے جائز ہے، حدیث میں مرد کو مقدم کیا ہے اس سے یہ اشارہ نکلا کہ مرد اس بارہ میں پیش قدمی کرے کیونکہ مسلمانوں کی عورتیں مردوں کی تابعدار ہوا کرتی ہیں بغیر اُن کی اجازت کے وہ اس معاملہ میں جرأت نہیں کر سکتیں، عورتوں کے کھیلنے سے یہاں صرف وہی کھیل مقصود ہے جو ان کی صحت قائم رکھ سکتا ہو، جیسے ہلکی تہل قدمی یا خفیف سی دوڑ دھوپ ہو، بعض مسلمانوں کو ہم نے یہ کہتے سنا ہے کہ وہ اپنی عورتوں سے گھروں میں شطرنج پچیسی وغیرہ کھیلتے ہیں گویا انکے ذریعہ دماغی ریاضت کی جاتی ہے، پس دماغی مشاغل کیلیے حساب کتاب اور دینی معلومات سے بڑھکر اور کوئی ریاضت نہیں ہو سکتی گھوڑے کی تادیب اس غرض سے جائز ہوئی کہ اس سے لڑائی میں سپاہیوں کو بہت مدد ملتی ہے اس ضرورت کو زمانہ نے بھی تسلیم کر لیا ہے حتیٰ کہ گھوڑوں کے علاوہ اور جانوروں کی بھی تادیب عمل میں لائی جا رہی ہے، سنا ہے یورپ میں کتے اور بندر وغیرہ سے توپخانوں کے بہت سے کام لڑائی میں لیے جاتے ہیں، کبوتر نامہ بر کا کام کرتے ہیں، تیر اندازی سیکھنے سے لڑائی میں بڑی مدد ملتی ہے اسی واسطے اس کے سیکھنے کی اجازت دیگئی ہے۔ چونکہ اُس زمانے میں صرف تیروں سے لڑائی ہوا کرتی تھی اس لیے تیر اندازی کی اجازت دی گئی، اب چونکہ لڑائی توپ اور بندوق کی ہے تو ہم کو توپ اور بندوق کے کمالات سیکھنے چاہئیں، یہ بات بھی اسی حدیث سے ثابت ہو رہی ہے، بہرحال اس حدیث کے تین کھیلوں سے ثابت ہو رہا ہے کہ ایسا کام یا ایسا کھیل جائز ہے جس میں ہمارا فائدہ ہو اور اسی بات کو محسوس کر کے ہمارے زمانہ کے بعض اطبائے طالب علموں کو پتنگ اُڑانے کی اجازت دی ہے، یہ ظاہر ہے کہ طالب علموں کو مطالعہ کتب کے لیے نیچے دیکھنا پڑتا ہے جس سے اُنکی بصارت اور دماغ پر اثر پڑتا ہے، اسکی تلافی کے لیے پتنگ اُڑائی جاتی ہے جسمیں اوپر دیکھنا پڑتا ہے اور وہ ضرر جو نیچے دیکھنے سے پیدا ہوا تھا اوپر دیکھنے سے دفع ہو جاتا ہے، علیٰ ہٰذا زمانہ حال کے ڈاکٹروں نے فٹ بال اور کرکٹ اس غرض سے ایجاد کیے

ہیں کہ ایک جگہ بیٹھنے سے جو سستی اعضا میں پیدا ہو کر مختلف نقصانات کا باعث ہو جاتی ہے اس کے ذریعہ کودنے اچھلنے سے اسکا دفعیہ ہو کر صحت قائم ہو جائے مگر یاد رہے کہ ان کھیلوں سے صرف یہی غرض ہو اور غرض کی ایک حد بھی ہوتی ہے جو کام حد سے تجاوز کر جائے اُسکا نتیجہ کبھی مفید نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا نقصان دہ ہوتا ہے۔

طالبعلموں کیلیے جہاں اور باتیں فائدہ بخش ہیں وہاں یہ بات بھی نفع سے خالی نہیں کہ سبز درختوں اور باغوں وغیرہ کی سیر کریں اور نمائش گاہوں میں جایا کریں، مگر اس کے لیے بھی ایک حد ہے، ایسا نہ ہو کہ پڑھنا لکھنا سب پٹ ہو جائے اور اسی کے ہو رہیں۔

پس قارئین کرام کو متذکرہ احادیث سے واضح ہو گیا ہوگا کہ جن کھیلوں میں ہمارا فائدہ ہے اسکی ہمیں اجازت دیگئی ہے اور جن جن میں ہمارا نقصان ہے اُن سے باز رہنے کی تاکید کیگئی ہے۔ شطرنج وغیرہ اسی قبیل کے کھیل ہیں جنمیں سوائے دماغی نقصان اور بیکار وقت صرف ہونے کے اور کوئی فائدہ نہیں اور اسی واسطے ان سے منع کیا گیا ہے، جو لوگ دماغی ریاضت کیلیے ان کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنکو علم صحیح سے کچھ بھی سروکار نہیں ہے۔

بعض پڑھے لکھے لوگوں کا یہ کہنا کہ شطرنج وغیرہ کی ممانعت میں جس قدر احادیث وارد ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ ممانعت میں بعض صحیح احادیث بھی آئی ہیں جنکو کسی طریقہ سے بھی ضعیف نہیں کہا جاسکتا۔ اور اگر بالفرض سب حدیثوں کو ضعیف ہی قرار دیا جائے تو بھی سب ملکر حسن کے درجہ میں آجاتی ہیں۔ اور حسن کی تعمیل ضروری ہے خصوصاً ایسے مواقع میں جہاں تعمیل نہ کرنے سے نافرمانی کا الزام عائد ہوتا ہو۔

بہرحال مقصد ان تمام کھیلوں کی ممانعت سے محض جوئے کے اسباب کی روک تھام ہے، آجکل کے زمانہ میں گھوڑ دوڑ، تاش، لاٹری وغیرہ کھیلوں کے ذریعہ کھُلم کھُلا جوا کھیلا جاتا ہے اور حکومت نے بھی اسکو جائز قرار دیدیا ہے، مگر یہ سب جوئے کی شاخیں ہیں اور قطعی حرام اور شیطانی کام ہیں۔

چونکہ حدیث میں گھوڑے کے کھیل کی اجازت آئی ہے اس واسطے بعض لوگ گھوڑ دوڑ کو جائز سمجھنے لگے ہیں۔ بیشک گھوڑ دوڑ، پولو وغیرہ کھیل تو جائز ہیں مگر ان پر شرط لگانی حرام ہے، ایسا ہی کلب گھروں میں تاش کے کھیل میں شرط لگانی بھی جوا ہے اور حرام ہے۔

سب سے زیادہ لاٹری کا مرض عام ہو گیا ہے، بڑے بڑے متقی پرہیزگار تک اس بیماری میں مبتلا ہیں اور اس کو ایک طرح کا بیپار خیال کرتے ہیں، مگر ہر قسم کی لاٹری جوا ہے اور قطعی حرام ہے۔

میرے ایک مرید نے ٹرانسوال سے لمبا چوڑا تار بھیجکر گھوڑ دوڑ کے نمبر دریافت کیے تھے۔ اور ابھی حال میں پنجاب کے ایک مرید نے لاٹری کے ٹکٹ بھیجے تھے کہ ان کو دم کر دو تاکہ یہ میرے حق میں نکل آئیں، ایک مرید عورت نے لاٹری نکلنے کی دعا چاہی تھی۔

لہٰذا مجھے عام اعلان کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ:-

"ہر قسم کی لاٹری حرام ہے"

گھوڑ دوڑ کی شرط حرام اور جوا ہے، سٹہ بازی حرام اور جوا ہے، کمپنیوں کے حصوں پر سٹہ لگانا بھی حرام اور جوا ہے۔

انسان کو طمع اندھا کر دیتی ہے اور مذکورہ چیزوں میں چونکہ ایکدم بہت سا نفع ہونے کی امید ہوتی ہے اس واسطے ہر لالچی اور ضرورتمند آدمی کا دل اُدھر متوجہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنی جائز آمدنی پر توکل کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دیوے گا۔ ناجائز طور سے آمدنی کا خیال بھی نہ کرنا چاہیے کہ اس میں رقمیں ڈوبتی زیادہ ہیں اور فائدہ کم ہوتا ہے۔

میں نے بھی ایک دفعہ بارش کے جوئے میں چار آنے لگائے تھے، مگر بارش ہوئی اور مجھ کو چار روپئے نہ ملے اور چار آنے غارت ہو گئے، اُس دن سے میں نے قسم کھالی اور کبھی کسی شرط کے پاس بھی نہ گیا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ہر ہارنے والے آدمی کے نقصان کو گھر بہ گھر شائع کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کے دل سے لالچ دور ہو اور وہ واقعات سے سمجھ سکیں کہ جوئے میں ہار زیادہ ہے اور جیت کم ہے اور یہ حساب بھی لوگوں کو راہِ راست پر لا سکے گا۔ کیونکہ جوئے خصوصاً لاٹری کی ترغیب محض اس خبر سے ہوتی ہے کہ فلاں آدمی کو دس روپئے کے عوض ایک لاکھ مل گئے، مگر کوئی شخص اس پر غور نہیں کرتا کہ ایک لاکھ تو صرف ایک آدمی کو ملے، مگر دس ہزار آدمی ہار گئے، اور ان کے دس دس روپئے غارت ہو گئے۔

قصہ مختصر کرکٹ، فٹ بال، ٹینس، پولو وغیرہ تمام ورزشی کھیل جائز ہیں اگر ان میں شرط نہ ہو، اور وہ تمام کھیل ناجائز ہیں جن میں شرط ہو کہ شرط ہی قمار بازی کی جڑ بنیاد ہے ✦

حسن نظامی

خواجہ خلوت ایمان خانہ، درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رضی

دہلی - ۶ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ

مطابق یکم اپریل ۱۹۲۵ء

(جبری نوشت)

تنقیح ۱۹۵۸ء